حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

اعدائے اسلام کا واویلہ

برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے اسلامی بنیاد پرستی کو عالمی امن کے لئے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد مسلمان دو حصوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔ ایک حصہ مغربی ممالک کے خلاف ہے اور دوسرا مغربی ممالک کا دوست ہے۔ بنیاد پرست مسلمان سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد اب دنیا کے امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ (جنگ لندن ۱۳ مارچ)

برطانوی وزیر خارجہ کے اس معاندانہ پروپیگنڈہ کے ساتھ ساتھ یورپ اور امریکی حکمرانوں اور ان کے حواریوں کے بیانات، اعلانات پر بھی ایک نظر دوڑائیں تو صاف پتہ چل جائے گا کہ اس وقت اعدائے اسلام اور غیر مسلم قوتوں نے پوری شدت کے ساتھ یہی ترانہ شروع کر رکھا ہے۔ کسی بھی اسلامی ملک میں ذرا سی احیاء اسلام کی لہر اٹھتی اور اسلامی قوانین کے اپنانے کی بات چلتی ہے تو ان قوتوں کی راتوں کی نیندیں حرام ہوجاتی ہیں اور اپنے بیانات میں جب تک اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف زہر نہیں اگلا جاتا۔ وہاں تک ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ گویا اس وقت دنیا میں اسلام اور اہل اسلام امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں" اور جب تک اہل اسلام کو مذہبی، سیاسی اقتصادی طور پر تباہ نہیں کیا جائے گا۔ وہاں تک دنیا میں امن کا قائم ہونا محال ہے اور یہ چیز اخبارات، پمفلٹ، ٹی وی کی عالمی خبروں، ریڈیو پروگراموں اور تبصروں میں بڑے زور و شور سے مسلسل جاری ہے۔

یہ بنیاد پرستی جو اس وقت اعدائے اسلام کے لئے درد سر بنی ہوئی ہے کیا چیز ہے؟ اس کی تشریح شاید وہ خود بھی نہ کرسکیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اعدائے اسلام نے حقائق کو مسخ کرنے کی جو سازش کی ہمارے مسلمان حکمرانوں نے بھی اسی کا راگ الاپنا شروع کردیا ہے اور وہ بھی بار بار بنیاد پرستی کا ایک طعنہ سمجھ کر اس کی تردید کرتے پھر رہے ہیں۔ کسی اسلامی ملک کے حکمران نے ان سے یہ پوچھنے کی جرات نہ کی کہ جس بنیاد پرستی کے حوالہ سے مسلمانوں کو بار بار مطعون کیا جارہا ہے۔ وہ ہے کیا؟ کیا اسلام کو ماننا۔ اس کے تقاضوں پر عمل کرنا۔ اسلامی قوانین کا اجراء اور شریعت مطہرہ کے بتلائے ہوئے اصولوں سے ملک کی تعمیر کرنا بنیاد پرستی ہے یا اس کا کوئی اور مفہوم و مطلب ہے؟ اور پھر یہ بھی کوئی نہیں پوچھتا کہ آخر یہودی بھی تو بنیاد پرست ہیں۔ اور اپنی مفروضہ بنیادوں پر ہی تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کے ایوانوں میں بنیاد پرستی کے مظاہر موجود ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کی بنیاد پرستی نظر نہیں آتی۔ کیا ان کے کرتوت امن عالم کے لئے خطرہ نہیں؟ ہمارے خیال میں اعدائے اسلام کا یہ نعرہ دراصل اپنی شناخت برقرار رکھنے کے لئے ہے۔ اگر یہ نعرہ نہ لگایا جائے تو

انہیں اپنا وجود سنبھالنا بھی مشکل ہوجائے گا ۔ اس لیۓ انہیں بار بار " اسلامی بنیاد پرستی " کے خلاف زہر اگلنا ہی پڑتا ہے ۔

موجودہ حالات پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہی یہ واضح ہوجاتا ہے کہ سودیت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے اور عالمی نقشے سے اس کا نام و نشان مٹ جانے کے بعد امریکی اور مغربی قوتیں اس خوش فہمی میں مبتلا تھیں کہ اب ساری دنیا بشمول اسلامی ممالک ان کے زیر اثر آجائیں گے اور ہر جگہ صلیبی پرچم لہرائے گا اور بڑی آسانی کے ساتھ ان ممالک کو امریکی و مغربی طرز و انداز اپنانے کی تلقین ہی نہیں مجبور کردیا جائے گا ۔

مگر صورت حال اس کے برعکس ہوگئی ۔ احیاء اسلام کی لہر جو گزشتہ چند سالوں سے صرف اسلامی ممالک میں ہی نہیں غیر اسلامی ممالک میں بھی اپنا وجود منوا چکی تھیں ۔ سودیت یونین کے خاتمہ کے بعد اس میں اضافہ ہی ہوتا گیا اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے لگی ۔ کل تک جو لوگ اسلام سے متنفر تھے یا کردیۓ گے تھے ۔ آج اسلام سے مانوس ہورہے ہیں ۔ جن گھرانوں کے دروازے پر اسلام کا آنا ممنوع قرار دیا گیا تھا ۔ اسلام انہیں گھرانوں میں اپنی جگہ بنوا چکا ہے ۔ اسلامی عقائد و عبادات اخلاق و معاملات تہذیب و تمدن کی خوبیاں سب پر آشکار ہوچکی ہیں ۔ امریکی صدراتی امیدوار مسٹر بوکانن کا یہ اعتراف تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہوچکا ہے کہ اسلام پوری دنیا کو متاثر کررہا ہے ۔ (جنگ ۲۴ مارچ)

یہ شواہد اس بات کو واضح کررہے ہیں امریکی اور مغربی قوتیں خوفزدہ ہیں ۔ پریشان ہیں ۔ ان کے ایوانوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے ۔ اور یہی وہ لہر ہے جو ان نام نہاد مفکروں کو ایک بڑا خطرہ نظر آرہی ہے ۔ اسی سے بچنے بچانے کے لئے رات دن یہ شور مچایا جارہا ہے کہ " اسلام امن عالم کے لئے خطرہ ہے ۔ بچو ۔ بچو ۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ان کے لئے ضرور خطرہ ہے ۔ جو اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں ۔ خطرہ ان ایوانوں کو ہے جہاں اسلام کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں ۔ اور خطرہ ان کے لئے ہے جنھوں نے آج تک اسلام کو ایک منفی انداز میں پیش کرنے کی شرارتیں کی ہیں ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ امریکی اور برطانوی مفکروں کا یہ واویلا در حقیقت ان کی بوکھلاہٹ کا غماز ہیں اور ان کا خیال ہے کہ احیاء اسلام کی لہر کو روکنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اسلام کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا جائے ۔ اور اہل اسلام کو مغربی سیاسی اور اقتصادی طور پر کنگال کرنے کے منصوبے بنائیں جائیں ۔

لیکن ۔انہیں شاید پتہ نہیں کہ اسلام ان دھمکیوں سے اپنا راستہ بدلنے والا نہیں اور غلط ملط پروپیگنڈہ سے اپنا رخ موڑنے والا نہیں ۔ یہ آگے بڑھ رہا ہے ۔ اور انشاء اللہ بڑھتا ہی رہے گا ۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کا راستہ نہیں روک سکتی ۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم و اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲۵ مارچ ۱۹۹۶ء)